رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۳ | مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۲۲ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۱۴ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

کل حضرت خلیفۃ المسیح کو بخار تھا۔ لیکن آج (۱۰ جولائی) بفضل خدا آرام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے حرم ثالث ابھی بدستور بیمار ہیں۔ بخار گو کم ہو جاتا ہے۔ مگر رات کو زیادہ ہو جاتا ہے۔ احباب دعا فرماویں۔

۸ جولائی کو عصر کے بعد اتنے زور کی آندھی اور بارش ہوئی کہ جس سے متعدد مکانات کو نقصان پہنچا۔ بہت سے درخت جڑھوں سے اکھڑ گئے اور کثرت کے ساتھ درختوں کی ٹہنیاں ٹوٹیں۔ پرندے بھی ہلاک ہوئے۔

۸ تاریخ بعد نماز جمعہ انجمن ارشاد کا پندرہ روزہ جلسہ مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ اگرچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طبیعت ناساز تھی۔ اور حرارت ہو رہی تھی تاہم حضور اخیر تک رونق افروز رہے اور تقریروں پر ریویو کرتے ہوئے مناسب ہدایات فرمائیں۔ تقریریں حسب ذیل اصحاب نے کیں

نظم

نمونہ بنو

(از مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب مالیر کوٹلوی)

احمدی بھائی نمونہ خلقِ احمدؐ کا دکھا
ادعائے احمدیت ورنہ ہوگا بے دلیل

مؤمن کامل کہاں سے تو بنیگا میرے دوست
بغض و کینہ دھوکے سینہ سے تو بن مردِ خلیل

تیری عزت ہو مسلّم ربِّ عزت کے حضور
عزتِ دنیا کی نخوت تجھ کو رکھیگی ذلیل

تیرا دل ہو پاک و صاف آلودگی خشم سے
سوچ لے آخر تجھے بننا ہے احمدؐ کا مثیل

احمدؐ مرسل تو گالی سُن کے دیتے ہیں دُعا
تو بوقت حملہ بننا چاہتا ہے مست فیل

جذبۂ جوش و غضب سینہ میں ہے گو مشتعل
سرد کر اسکو فرو کرنے کی پیدا کر سبیل

اپنے دشمن کیلئے دل سے دعائیں کر کے دیکھ
اسکو وہ راستے پر لے آئیگا ربِ جلیل

آشتی سے صلح سے اسکو تو اپنا دوست کر
تو لب و لہجہ سنوار اپنی زبان و قال و قیل

تیرے لب میں عیسوی اعجاز دم میں ہو ترے حق
تو انا الحق کہہ اٹھے ہوگی یہ آیاتِ زندہ دلیل

عجز کو شیوہ بنا نخوت کو تو پامال کر
یہ اگر باتیں ہوں تجھ میں تو ہے مرد جمیل

تو ذرا مت بن شغظ بندہ خدا کا بن کے رہ
اک خدا ڈھونڈتا تھا گر دیکھے ہم تو دلیل

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح کے حرم ثالث کے لئے دعا

احباب جماعت احمدیہ کو میں خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حرم ثالث کی بیماری کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ احباب درد دل سے دعاؤں کا التزام اپنی اپنی جگہ پر کریں۔ یہاں پر احباب نے ایک دن دعا کے لئے مقرر کیا۔ اور اسی روز بعض احباب نے روزہ بھی رکھا۔ اور عصر کے وقت بموجودگی حضرت صاحب دعا کی گئی۔

بہتر ہوگا کہ بیرونجات میں بھی احباب اسی طرح دن اور وقت مقرر کر کے دعا کریں۔ مجھے تاکیدی الفاظ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اکثر احباب کو حضور کی ذات بابرکات سے خاص انس اور محبت ہے۔ مگر بدیں غرض کہ شاید مشاغل کثیر کی وجہ سے کچھ توقف ہو جائے میں اسقدر بتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضور کی صحت پر بھی اس بیماری کا اثر پڑ رہا ہے۔ کیونکہ باوجود علالت شدیدہ کے آنحضور سلسلہ کے کاموں میں اسی طرح مشقت برداشت کر رہے ہیں۔

میں ان حالات کو دیکھ کر اپنی جگہ پر ہی خاموش رہ جاتا ہوں۔ کوئی اہل دل ہو تو سناؤں۔ (مکرم ڈاکٹر صاحب جنہیں کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے حالات سے آگاہ ہونے کے جو مواقع میسر آتے ہیں۔ وہ کسی اور کے لئے ممکن نہیں ہیں۔ اور اگرچہ ڈاکٹر صاحب نے ان حالات کے سنانے کے متعلق بڑی کڑی شرط لگائی ہے تاہم یہ گذارش کرونگا (اور الفضل کے کثیر التعداد ناظرین میرے ساتھ متفق ہونگے) کہ جناب ڈاکٹر صاحب وہ حالات ضرور سنائیں۔ اور جب تک انہیں خدا تعالیٰ توفیق دے سناتے رہیں۔ ہماری جماعت میں "اہل دل" ضرور ہیں۔ دوسروں کی وجہ سے انہیں تو محروم نہ رکھنا چاہیئے۔ ایڈیٹر)

پیارو! اس وجود کیلئے ہوشیار ہو جاؤ۔ دعاؤں میں لگ جاؤ۔ اس کے پاک نفس کو تو دیکھو۔ فرماتے ہیں بعض ایسے شخص ہیں کہ جن کے لئے میں اپنی تمام اولاد سے بھی زیادہ دعائیں کرتا ہوں۔ یہ تعلق ہے آپ کے ساتھ آپ کے امام کو۔ والسلام

خاکسار آپ کا خادم حشمت اللہ۔ قادیان

درس القرآن

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انشاء اللہ اگست ۱۹۲۲ء میں نصف قرآن شریف کا درس فرمائینگے۔ جو دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ انکو چاہیئے کہ وہ ابھی سے تیاری کر لیں اور چھٹی وغیرہ لیکر ۳۱ جولائی یا یکم اگست ۱۹۲۲ء کی صبح تک دارالامان پہنچ جائیں۔ درس مسجد اقصیٰ میں نماز ظہر کے بعد ہوا کریگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ جن دوستوں نے اس درس میں شامل ہونے کے لئے اپنے نام لکھوائے ہوئے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ ان کی ہر روز باقاعدہ حاضری لی جایا کریگی۔ اور ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ درس کے نوٹ لکھا کریں۔ جو سبق پڑھا ہوا ہو گا۔ اس کے متعلق حضور ان سے سوالات بھی پوچھا کرینگے۔ تاکہ وہ پوری محنت اور توجہ کے ساتھ درس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

والسلام۔ خاکسار رحیم بخش۔ قادیان

چھ ماہ میں تین احمدی

مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد جس جوش اور سرگرمی سے تبلیغ احمدیت میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ اسوقت تک وہ سلسلہ کے متعلق بہت سا لٹریچر۔ اردو۔ انگریزی اور گجراتی میں شایع فرما چکے ہیں۔ زبانی تبلیغ کا بھی کوئی موقع جانے نہیں دیتے۔ جنوری سے لیکر جون ۲۲ء تک ان کے ذریعہ تین اصحاب داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ اگر ہر ایک احمدی اپنے پورے جوش اور اخلاص سے اشاعت احمدیت میں لگا ہے تو ضرور اس کا نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ جناب سیٹھ صاحب کی مثال پیش کرتے ہوئے ہم ان اصحاب کو جن کے ذریعہ سال حال میں ابھی تک ایک شخص بھی داخل سلسلہ نہیں ہوا۔ اور ایسے اصحاب کی بہت زیادہ تعداد ہے۔ توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اپنے اس فرض کی ادائگی کے لئے پوری کوشش کریں۔

اطلاع

گذشتہ پرچہ میں "مولوی ثناء اللہ صاحب کے انعامی چیلنج کا فیصلہ" کے عنوان سے جو مضمون شایع ہوا ہے۔ وہ جناب قاضی اکمل صاحب کی طرف سے ہے مضمون کے ساتھ ان کا نام لکھنا رہ گیا تھا۔

فہرست مضامین الفضل جلد ۹

حسب معمول انشاء اللہ اس سال بھی عنقریب الفضل جلد ۹ کی فہرست مضامین شایع ہو گی۔ اسلیئے جو احباب اخبار کا فائل جلد کرا کر رکھتے ہیں۔ انہیں اس کا انتظار فرمانا چاہیئے۔

تحفہ شہزادہ ویلیز چیف کمشنر بلوچستان کی خدمت میں

جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب پریزیڈنٹ انجمن کوئٹہ نے آنریبل لفٹنٹ کرنل سر آرمائن ڈیو صاحب کے۔ سی۔ آئی۔ ای و سی۔ ایس۔ آئی۔ ایجنٹ گورنر جنرل اور چیف کمشنر بلوچستان کو تحفہ شہزادہ ویلز بھیجا۔ جس کے متعلق حسب ذیل چٹھی ان کو موصول ہوئی۔

" میں حسب خواہش آنریبل لفٹنٹ کرنل سر آرمائن ڈیو کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ ایس۔ آئی ایجنٹ گورنر جنرل اور چیف کمشنر بلوچستان اس کتاب کے موصول ہونے کی اطلاع آپ کو بھیج رہا ہوں۔ جو چند روز قبل آپ نے مہربانی سے ان کو بھیجی۔ اور میں ان کی طرف سے اس کتاب کے بارے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ صاحب چیف کمشنر بہادر فرماتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اور وہ اسکو آپ کی جماعت کی یادگار کے طور پر اپنے پاس رکھینگے۔"

آپ کا صادق۔ پرسنل انڈین اسسٹنٹ۔

درخواست دعا

بندہ چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ برادران عاجز کے لئے دعا فرمائیں۔ اور مرزا سلام اللہ صاحب پٹواری حلقہ قلعہ دیدار سنگھ کے لئے بھی کہ ان کے ابتلاء دور ہوں۔

مہر الدین دوکاندار علی وال جٹاں۔ ڈاک خانہ مان۔

(۲) بندہ کو آجکل ایک مشکل درپیش ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ جلشانہ حل کرے۔ ایم۔ این۔ ظفر احمدی چک ۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۱۰ر جولائی سنہ۱۹۲۲ء

مثیل یہود و نصاریٰ
اور
مثیل عیسیٰ علیہ السلام

اسوقت مسلمان اپنی دنیوی شان و شوکت کے مٹنے کا ماتم کر رہے ہیں۔ اور اسلامی سلطنتوں کے زوال پر اظہار تکلیف و غم کر رہے ہیں۔ اسلامی ممالک پر غیروں کے قبضہ کو رنج و افسوس کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ اور اس حالت کو بدلنے کے لئے جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے۔ اور جو کچھ ہو سکتا ہے۔ اس کے کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ جو طرز عمل انہوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ منزل مقصود تک پہنچا سکیگا۔ یا نہیں لیکن اس میں شک نہیں کہ اب مسلمانوں کی وہ حالت نہیں رہی۔ جو ایک عرصہ پہلے تھی۔ اب انہیں اپنی حالت کا احساس ہو رہا ہے۔ اپنے زوال کو محسوس کرنے لگ گئے ہیں۔ اور اپنی عظمت کی بحالی کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ یہ احساس صرف دنیاوی امور تک محدود ہے۔ مذہب جو ہر ایک مسلمان کے لئے سب سے زیادہ عزیز چیز ہونی چاہیئے۔ اور دین جس نے پہلے مسلمانوں کو بام رفعت پر پہنچایا۔ اور اب بھی دین ہی پہنچائیگا اس کا کسی کو خیال بھی نہیں۔ حالانکہ دنیاوی ضعف اور زوال کے مقابلہ میں مسلمان دین میں جس قدر ضعیف اور کمزور ہو چکے ہیں۔ وہ بہت ہی زیادہ ہے۔ اور یہی ان کی تمام کمزوریوں تمام ناکامیوں اور ساری نامرادیوں کی جڑ ہے۔

ذیل میں ہم مسلمانوں کو ان کی مذہبی حالت کا احساس کرانے کے لئے اور انہیں مذہبی اصلاح کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ان کے اپنے شاہدوں کی چند شہادتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

(۱) مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنے اخبار اہلحدیث ۲۶ر دسمبر سنہ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں:۔

"جو آیت یہودیوں کے حق میں تھی۔ تحسبہم جمیعاً وقلوبہم شتٰی۔ وہی ہمارے حق میں ہے۔"

(۲) پھر لکھا ہے۔ "قرآن کریم میں یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے۔ کہ جو کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے افسوس! آج ہم اہلحدیثوں میں بالخصوص یہ عیب پایا جاتا ہے۔" (اہلحدیث ۱۹- اپریل سنہ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

(۳) "اگر اہل دل کے مذاق پر اس آیۃ (فمثلہ کمثل الکلب الآیۃ) کی تفسیر کی جائے۔ تو یہ ایک تمثیل ہے۔ ہم دنیادار عالموں کی جو زمین یعنے زمینی مال کی طرف جھکتے ہیں۔ اور علم سے بے لوث نکل جاتے ہیں یعنے اسپر عمل نہیں کرتے۔ (الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا) انہی بمعنوں کی طرف اشارہ ہے۔" (ملاحظہ ہو تفسیر ثنائی جلد سوم صفحہ ۱۸)

(۴) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں:۔

"طرفہ تر یہ کہ اس تکفیر کے لئے چند مفتریات اور بہتانات قائم کر کے علماء حنفیہ سے جو اس گروہ (اہلحدیث) کو کافر بنا چکے ہیں۔ فتوے کفر لینے پھرتے ہیں۔ انہوں نے یہودیوں کے کان بھی کاٹے۔"

(ب) "ان کی مخالفت اور ایذا رسانی کی تجاویز سوچنے کو آپکی کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ کیا یہ دین میں تشدد اور غلو نہیں۔ جسپر خدا تعالیٰ نے یہود وغیرہ کو برا کہا ہے" اشاعت السنہ جلد ۱۰۔ زیر عنوان "اہلحدیث میں نفاق"

(۵) "آج مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب والی مثل ہم پر صادق آرہی ہے۔ اسلامی لٹریچر سے نابلد ہونے کے باعث ہماری حالت رفتہ رفتہ یہود اور بنی اسرائیل کی سی ہو رہی ہے۔ بڑے سے بڑا گریجوایٹ اور اکھڑ سے اکھڑ ملاں بھی اپنے مسلمان ہونے کی علت غائی بتلانے میں فقط ایک ہی دلیل "مسلمانوں کے گھر میں جنم لینا" پیش کر رہا ہے۔ روحانی پیشوا ایک دوسرے کی تکفیر اور خانہ جنگی کے قواعد کی ترتیب میں منہمک ہیں" (ملاحظہ ہو روزانہ اخبار وکیل مورخہ ۱۷- اپریل سنہ۲۲ء)

(۶) "بدنصیبی سے جو حال یہود کا آج سے تیرہ سو برس پیشتر تھا۔ تقریباً وہی آج مسلمانوں کا ہے۔" (ب) "ہر ایک علماء کا طبقہ یہی کہتا سنائی دیتا ہے کہ جو کچھ اسلاف لکھ گئے ہیں۔ وہ ہمارے لئے بس ہے۔ شریعت ختم ہے آراء سلف پر یہی عقیدہ یہود کا تھا۔" اخبار وطن ۵ر جولائی ۲۱ء

(۷) "عالم اسلامی کی تباہی و بلاخیز طوفان حوادث بالخصوص مسلمانان ہند پر مصائب و آلام کے روز افزوں ہجوم کے اسباب یہ نہیں کہ تمہاری جیبیں زر و جواہر سے خالی ہیں۔ تم میں علم و ہنر نہیں۔ تم میں صنعت و حرفت کا نام نہیں۔ تمہاری تعداد کم ہے۔ تمہارے قبضے میں میگزین اور توپ و تفنگ نہیں۔ بلکہ اصل سبب یہ ہے۔ کہ تمہاری زندگی غیر شرعی اور جاہلیت کی زندگی ہے۔ تم نے اپنا کوئی شرعی مرکز نہیں بنایا ہے۔ جس کے گرد تم پروانہ وار طواف کرتے۔ تم نے اپنا مذہبی محور قرار نہیں دیا۔ جس پر تم سبھوں کی گردش ہوتی۔ یعنے تم نے تقریباً ڈیڑھ سو برس سے اپنا امیر شریعت کسی کو تسلیم نہیں کیا۔ جس کے آگے سر اطاعت خم کرتے۔ اور اس کے اشارہ پر بے تحاشا والہانہ دوڑتے۔ یعنی اس کی اطاعت فرمانبرداری کا طوق اپنے گلے میں ڈالے ہوتے۔ تم نے آج تک یہودیت کی راہ اختیار کی۔ اور اسی پر چلے۔ اور اس سے ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے عذاب میں مبتلا ہوئے" (ملاحظہ ہو اشتہار علماء بہار کا غیر معمولی اجلاس۔ مسطر آرہ مطبوعہ [illegible] پریس بانکی پور)

مذکورہ بالا اقتباسات سے ظاہر ہے کہ مسلمان خود اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ ان کی مذہبی حالت نہایت ہی ابتر ہو چکی ہے۔ اور ان پر وہ وقت آگیا ہے۔ جس کی نسبت مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے متعلق فرمایا تھا۔ لتتبعن سنن من قبلکم شبراً بشبر و ذراعاً بذراع

کہ مسلمان اپنے سے پہلے لوگوں کی بالشت بہ بالشت پیروی کرینگے۔ وہ پہلے لوگ کون ہیں؟ اسی حدیث میں اس کی تشریح بھی موجود ہے۔ کہ وہ یہود اور نصاریٰ ہیں۔ گویا مسلمان اعمال اور افعال کے لحاظ سے یہود اور نصاریٰ بن جائینگے۔ وہی عیب وہی برائیاں اور وہی نقائص ان میں پیدا ہو جائینگے۔ جو یہود اور نصاریٰ میں ہیں۔

اگرچہ یہ نہایت ہی افسوسناک بات ہے۔ لیکن کہنا ہی پڑتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے [illegible] وقت آ گیا کہ جن لوگوں کے متعلق یہ افسوسناک خبر تھی۔ وہ خود اس کے پورا ہونے کا اعتراف کر رہے ہیں ؛

لیکن کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے متعلق یہ افسوسناک خبر ہی دی تھی کہ وہ یہود اور نصاریٰ ہی بن جائیگی۔ اور اس کی اصلاح۔ اس کی حفاظت اور اس کی نگہداشت کے متعلق کچھ نہیں فرمایا۔ فرمایا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ جب مسلمانوں کی ایسی حالت ہو جائیگی تو ان میں مسیح موعود مبعوث ہو گا۔ اور ان کی اصلاح کریگا۔ لیکن کس قدر حیرت اور افسوس کا مقام ہے کہ مسلمان یہ تو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ان کی حالت یہود اور نصاریٰ کی سی ہو گئی ہے۔ یہ تو مانتے ہیں کہ جو عیب یہودیوں اور عیسائیوں میں پائے جاتے ہیں۔ وہی ان میں بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ اور یہ تو اعتراف کرتے ہیں کہ ان میں اور یہودیوں میں کوئی فرق نہیں رہا لیکن یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ ان میں سے کوئی خدا کا پیارا بھی بن سکتا ہے۔ ان میں سے کوئی خدا تعالیٰ کے کلام سے مشرف بھی ہو سکتا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہوا۔ کہ خیر امت ہونے کا دعویٰ رکھنے کے باوجود مثیل یہود اور نصاریٰ تو بن سکتے ہیں۔ اور بننے کا اعتراف کر رہے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی مثیل مسیح نہیں بن سکتا۔ مگر یہ ان کی غلطی اور کم فہمی ہے خدا تعالیٰ کے وہ تمام انعام اس امت کے افراد کو بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔ جو پہلے انبیاء کے متبعین کو ہوئے۔ اگر اپنی بدقسمتی سے ان کی حالت یہود اور نصاریٰ کی سی ہو گئی ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم سے ان میں مثیل مسیح بھی بھیجدیا ہے۔ جس کو قبول کر کے وہ اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ عقلمند اور صاحب فرد اصحاب کا فرض ہے۔ کہ اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنی افسوسناک مذہبی حالت کو درست بنانے کے لئے حضرت مسیح موعود کو قبول کریں۔ جن کی صداقت کا اعتراف اکناف عالم سے ہو رہا۔ اور جن کی قبولیت کا شرف دور دراز ممالک کے لوگ حاصل کر رہے ہیں ؛

نارووال کے سکھ صاحبان کا شکریہ

چند ہی دن ہوئے ہم علاقہ ترنتارن کے ایک گاؤں سرنالی خورد کے ایک شخص کی یہ شکایت شایع کر چکے ہیں کہ وہاں سکھ زمیندار تعمیر مسجد میں مزاحم ہیں۔ اور کسی دوسری جگہ مسجد بنانا تو الگ رہا اپنے سکونتی مکان کے ایک حصہ پر بھی مسجد نہیں بننے دیتے حالانکہ ایک عرصہ سے سامان عمارت خرید کر رکھا ہوا ہے۔

اسپر ہم نے معزز سکھ اصحاب اور ان کے اخبارات کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ مذکورہ بالا گاؤں کے سکھ صاحبان کو مذہبی رواداری کی تلقین کریں۔ اور خانہ خدا کی تعمیر میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ڈالنے دیں۔

ہمیں جہاں مذکورہ بالا افسوسناک شکایت شایع کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ وہاں ہم خوش ہیں کہ ہمیں اسی بارے میں نارووال (سیالکوٹ) کے سکھ صاحبان کا شکریہ بھی شایع کرنے کا موقع میسر آ گیا ہے نارووال کی جماعت احمدیہ کے سکرٹری صاحب لکھتے ہیں :-

"ہم جناب سردار میہار سنگھ صاحب پریزیڈنٹ کمیٹی۔ جناب سردار نتھا سنگھ صاحب۔ جناب سردار کشن سنگھ صاحب اور جناب سردار منگل سنگھ صاحب کے لئے اظہار شکریہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے بڑی فراخدلی اور وسیع حوصلگی سے ایک جگہ جس کا طول شرقاً و غرباً ۴۲ فٹ اور عرض شمالاً جنوباً ۲۶ فٹ ہے۔ مسجد احمدیہ کے لئے مخلیہ احمدیہ میں مفت عطا کی ہے۔ اور جناب مہنت صاحب گردھن داس ممبر کمیٹی جاگیردار نے خشت پختہ عمارت کے لئے کئی ہزار کی مدد کی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ؛

اس کے ساتھ ہی ہم جناب شیخ محمد حسین صاحب ممبر کمیٹی عطار کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہر رنگ میں مسجد کی تیاری میں مدد دی ہے اور لکڑی جس کی قیمت پچاس روپے تھی بمفت عطا کی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان صاحبان کے سوائے بھی جن لوگوں نے مسجد ہذا میں کسی رنگ کی مدد کی ہے۔ ان سب کا ہم تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں"

سرنالی کے سکھ صاحبان کو بھی اپنے ان سکھ بھائیوں کی مثال کی پیروی کرنی چاہیئے ؛

مسجد احمدیہ لنڈن

ہندوستانی اخبارات میں ریوٹر ایجنسی کا حسب ذیل تار شایع ہوا ہے :-

"لنڈن ۱۵ جون۔ لنڈن میں سلسلہ احمدیہ نے پندرہ ہزار پونڈ کے اخراجات سے ایک مسجد بنانے کا فیصلہ کیا ہے"

لیکن یہ کوئی نئی تجویز نہیں ہے۔ جس کے متعلق ریوٹر نے اب اطلاع بھیجی ہے۔ بلکہ وہی ہے جو ہماری جماعت پہلے کر چکی ہے۔ اور جس کے سلسلہ میں ایک نہایت عمدہ موقع پر ایک مکان مع باغیچہ کے خریدا جا چکا ہے جو اب مسجد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اور جسمیں گذشتہ عید الفطر کے موقع پر احمدی اصحاب کے علاوہ دیگر ممالک کے معزز مسلمانوں کا بھی خاصہ اجتماع ہوا۔

معلوم ہوتا ہے ریوٹر کے قائم مقام نے اس خاص اجتماع کی وجہ سے مسجد کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی اور نئی بات سمجھ کر اسکی اطلاع ہندوستان میں بھیجدی۔ اس کے متعلق ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ پنجاب اور یو۔ پی کے معزز مسلمان اردو اخبارات نے اس خبر کو شایع کیا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ آئیندہ بھی سلسلہ احمدیہ کے متعلق ضروری اطلاعات کے شایع

حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی ڈائری

(یکم جون ۱۹۲۲ء بعد نماز مغرب)

یکم جون ابر کی وجہ سے موذن نے مغرب کی اذان اصل وقت سے قریباً پندرہ منٹ قبل دے دی۔ جس پر ان کئی احباب نے جو شوال میں چھ دن کے روزے رکھ رہے تھے۔ روزہ افطار کر دیا۔ اس کے متعلق حافظ روشن علی صاحب نے مسجد مبارک میں موذن سے اعلان کرایا۔ کہ آج جن لوگوں نے اذان پر روزہ افطار کیا ہے۔ انہیں ثواب تو مل جائیگا۔ لیکن آج کی بجائے ایک روزہ اور انہیں رکھنا چاہئے۔ یہ اعلان کرتے ہوئے موذن نے اپنی طرف سے یہ کہدیا۔ کہ چونکہ میں نے آپ لوگوں کو ایک زائد روزہ کا ثواب دلایا ہے۔ اس لئے میرے لئے بھی دعا کریں۔ یہ الفاظ جس وقت کہے جا رہے تھے۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح اندر سے نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ نماز کے بعد حضور نے سب کو بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور کہا۔

دینی باتوں سے تمسخر نہیں کرنا چاہئے میں نے پہلے بھی کئی بار نصیحت کی ہے کہ دین کی باتوں میں تمسخر اور ہنسی نہیں کرنی چاہئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایمان سلب ہو جاتا ہے۔ ہنسی اور مذاح کے انسان کو اور بیسیوں موقع اور بیسیوں باتیں مل سکتی ہیں۔ بات بات میں انسان خود ہنس سکتا اور دوسروں کو ہنسا سکتا ہے۔ اور یہ ناجائز بھی نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہنسی کی باتیں کیا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ تو بہت ہی کرتے تھے۔ لیکن ان کا محل اور موقع ہوتا ہے۔ اور دین سے ہنسی کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔

اب جس وقت میں اندر سے آیا ہوں۔ تو وہ شخص جس نے آج قبل از وقت مغرب کی اذان کہی۔ کہہ رہا تھا۔ کہ میں نے روزہ داروں کو ایک اور روزہ رکھنے کا ثواب حاصل کرایا ہے۔ یہ دین کے ساتھ ہنسی اور تمسخر ہے۔ بے شک یہ گناہ نہیں۔ کیونکہ غلطی سے ایسا ہوا ہے۔ اور اس پر خدا تعالےٰ کی طرف سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ لیکن ہر ایک غلطی کسی اور گناہ کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے کسی غلطی پر انسان کو خوش نہیں ہونا چاہئے بلکہ استغفار کرنا چاہئے۔ دیکھو اگر ایک آدمی شکار پر گولی چلائے۔ اور وہ غلطی سے کسی انسان کو جا لگے۔ اور وہ ہلاک ہو جائے۔ تو کیا وہ شخص اس لاش پر کھڑا ہو کر اس لئے ہنسیگا۔ کہ اس نے جان بوجھ کر نہیں مارا بلکہ غلطی سے مارا ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ اس نے اپنی طرف سے پوری احتیاط کر لی تھی۔ اور پھر غلطی سے گولی لگ گئی۔ تو وہ قابل گرفت نہ ہوگا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ اپنے اس فعل پر ہنسے۔ اور خوش ہو۔ قبل از وقت غلطی سے اذان دینا گناہ نہیں۔ لیکن اس پر افسوس نہ کرنا بلکہ تمسخر کرنا گناہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ روزہ افطار کرنے والوں کو اس روزہ کا ثواب ملیگا اور شریعت کے ظاہری لحاظ سے انہیں جو اور روزہ رکھنا پڑیگا۔ اس کا بھی ثواب ملیگا۔ لیکن کسی کام کے سرانجام کو نہ پہنچنے اور تھوڑی سی کسر رہ جانے پر جو قدرتی صدمہ ہوتا ہے۔ وہ روزہ افطار کرنے والوں کو ہونا لازمی ہے۔ اور اس موقع پر تمسخر کرنا بہت برا ہے۔

پس دین کے چھوٹے سے چھوٹے حکم اور ہر ایک دینی شعار کی عزت و تکریم کرنا مومن کا فرض ہے۔ اور اس کے متعلق ہنسی اور تمسخر کا قطعاً خیال بھی نہیں آنا چاہئے۔

موذن کے مقابلہ میں ان لوگوں کو بھی جنہوں نے کہا۔ کہ اگر تم روزہ رکھو۔ تو پتہ لگے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ یہ کہنا ان کا مناسب نہیں تھا۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک روزہ رکھنا ایک بوجھ ہے۔ اور مجبوری سے انہوں نے ایسا کیا۔ اس سے روزہ سے محبت اور الفت کا ثبوت نہیں ملتا۔ حالانکہ روزے کوئی چٹی نہیں۔ انسان کو مصیبت میں ڈالنے کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور روحانی ترقی حاصل کرنے کا باعث۔ اس لئے ان کو بوجھ نہیں سمجھنا چاہئے۔ کسی دینی امر کے متعلق کوئی ایسا لفظ زبان سے نہیں نکالنا چاہئے۔ جس سے یہ معلوم ہو کہ مجبوری سے اسے کیا گیا ہے۔

مجھے تعجب ہے۔ کہ روزہ داروں نے کیوں اتنی جلدی کی۔ حالانکہ گو ابر تھا۔ لیکن اس قدر روشنی تھی۔ کہ جس سے سورج کے غروب نہ ہونے کا پتہ لگ سکتا تھا۔ سارا دن جب گذار چکے تھے۔ تو پھر انہوں نے جلدی کیوں کی۔ اور کیوں نہ تحقیقات کر لی۔ اس سے ان کی لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے۔

(۴ر جون بعد نماز عصر)

لغت عربی فرمایا عربی لغت ابھی نامکمل ہے۔ کیونکہ بعض محاورات ہم کتب میں پڑھتے ہیں اور وہ لغت میں نہیں آسکتے۔ اس لئے وہ جب تک لغت میں نہ آجائیں سند نہیں ہو سکتے۔ فرمایا لغت والوں نے آزاد ہو کر تحقیق نہیں کی جہاں آزاد ہوئے ہیں۔ خوب معنے بیان کئے ہیں۔ ورنہ قرآن کریم کے کسی لفظ کے معنوں میں فوراً مفسرین کے معنوں کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ خواہ وہ غلط ہوں۔

مصریوں کا علم لغت و تاریخ فرمایا شیخ محمد عبدہ کی تفسیر لغت اور تاریخ میں قابل قدر ہے۔ پھر فرمایا کہ مصر والے تاریخ میں بہت ترقی یافتہ ہیں۔ خصوصاً خضری بہت اعلیٰ درجہ کا مورخ ہے۔ جو ہمارا نقطۂ نگاہ تاریخ میں انبیاء کے متعلق ہے وہی اس کا خیال ہے۔ ایک تاریخی مسئلہ میں میں خیال کرتا تھا کہ میں اپنی تحقیقات کی رو سے منفرد ہوں۔ مگر معلوم ہوا کہ اس کا خیال بھی وہاں پہنچا تھا۔

ابن عربی حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ کے متعلق فرمایا کہ وہ تفسیر میں بہت کمال کرتے ہیں۔ ایسی سادہ اور صحیح تفسیر بالعموم کرتے ہیں۔ کہ دل خوش ہو جاتا ہے۔ ان کا عجیب دماغ تھا۔

ترقی سلسلہ کی بشارت

خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا اور میرے فرقہ کے لوگ اسقدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دینگے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھیگا۔ اور پھولیگا یہانتک کہ زمین پر محیط ہو جاویگا بہت سی روکیں پیدا ہونگی۔ اور ابتلا آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ حضرت مسیح موعودؑ (تجلیات الٰہیہ ص۳)

فیروزپور میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ تبادلہ خیالات

حسب ذیل مختصر رپورٹ اس مناظرہ کی ہے۔ جو مکرم جناب خانصاحب منشی فرزند علی صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے فیروزپور میں کیا۔ کیا ہی اچھا ہو اگر اسی طرح ہر جگہ غیر احمدی علماء کا مقابلہ مقامی طور پر کیا جائے۔ اور مرکز سے علماء کو بلانے کی ضرورت نہ سمجھی جائے۔ امید ہے دیگر مقامات کے اصحاب بھی کوشش کرینگے۔ کہ مخالف علماء کے ساتھ تبادلہ خیالات کے فرض کو خود انجام دیا کریں (ایڈیٹر)

جناب خانصاحب منشی فرزند علی صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع فیروزپور۔ کچھ عرصہ سے شہر و چھاؤنی فیروزپور کے بعض اکابر کے پاس بغرض تبلیغ حق جایا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب مسمی شیخ عبدالکریم صاحب میونسپل کمشنر شہر فیروزپور ہیں۔ جو علاوہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور محکمہ انہار میں ایک معزز عہدے پر ممتاز ہونے کے بڑے ذکی فہیم۔ خوش اخلاق اور شریف النفس انسان ہیں۔ ہماری تبلیغ سے ان کے دل میں تحقیق حق کی غرض سے مخالف علماء کے دلائل سننے کا بھی شوق پیدا ہوا انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ سلسلہ خط وکتابت شروع کیا۔ اور ان کے ساتھ کل ضروری امور کا فیصلہ کرکے جناب خانصاحب کے پاس آئے۔ اور خواہش ظاہر کی کہ آپ کا مولوی صاحب موصوف کیساتھ بروز ہفتہ ۳ر جون ۱۹۲۲ء کو تبادلہ خیالات ہو۔ چونکہ قرائن سے پایا جاتا تھا۔ کہ شیخ صاحب موصوف مخلص مناظرہ صرف تحقیق حق کے لئے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کی اس درخواست کے مطابق یہ قرار پایا کہ مناظرہ ۳ر جون کو صبح دس بجے کسی معزز اور ذی اثر صاحب کے مکان پر منعقد ہو۔ جہاں تقریریں معقولیت و متانت کے ساتھ کی جاویں اور بحث صرف اصول پر ہو۔ مگر شیخ عبدالکریم صاحب نے جو طریق گفتگو مولوی صاحب سے بذریعہ خط وکتابت طے کیا تھا۔ اسے انہوں نے فیروزپور پہنچکر توڑ دیا۔ اور نئی نئی شرطیں پیش کرنے لگے۔ آخر قرار پایا۔ کہ (۱) "معیار صداقت" اور (۲) "صداقت حضرت مرزا صاحب" پر گفتگو ہو۔ مدعی ہر دو مضامین میں احمدی ہوں۔ وقت ۱۰ بجے کے بجائے ۲ بجے ہو۔ چنانچہ ہم لوگ وقت مقررہ پر جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ دو بجکر اکیس منٹ پر جناب مولوی صاحب اور ان کا گروہ آیا اور گفتگو شروع ہونے کی امید بندھی۔ مگر اس وقت بھی ایک جھگڑا اٹھ کھڑا ہو گیا۔ ہم حسب دستور بحیثیت مدعی اپنے تئیں آخری تقریر کے حقدار سمجھتے تھے۔ مگر شیخ عبدالکریم صاحب خلاف قاعدہ آخری تقریر کا موقعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دینا چاہتے تھے۔ آخر کار کچھ تو شیخ صاحب کی شرافت کے خیال سے اور کچھ اس خوف سے کہ مبادا اسی بہانہ پر مولوی صاحب اور ان کے ہم خیال جلسہ گاہ سے اٹھ کر چلے نہ جائیں۔ ہم نے ان کی اس درخواست کو بھی قبول کر لیا۔ دو بجکر پچاس منٹ پر کارروائی شروع ہوئی۔ ہماری طرف سے جناب پیر اکبر علی صاحب بی۔ اے ممبر لیجسلیٹو کونسل پریذیڈنٹ اور جناب خانصاحب حاجی منشی فرزند علی صاحب مناظر تھے۔ اور فریق مخالف کی طرف سے پہلے جناب شیخ محبوب الہی صاحب بی۔ اے سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار۔ اور بعد میں جناب چوہدری عبیدالحق صاحب بیرسٹر پریذیڈنٹ تھے۔ اور جناب مولوی ثناء اللہ صاحب بحیثیت مناظر لائے گئے۔ ہمارے مناظر جناب خانصاحب موصوف نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد "معیار" کی تعریف بیان کی۔ کہ معیار وہ ہوتا ہے۔ جو سب پر اور کل پر یکساں اطلاق پائے اور اس کے بعد قرآن کریم کی متعدد و محکم آیات کی بناپر ایک مدعی نبوت کی صداقت کو پرکھنے کیلئے دس معیار بیان فرمائے۔ اور اپنی تقریر کے آخری حصہ میں پیشگوئی کے اصل مفہوم اور مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے آیۃ کریمہ "یمحوا اللہ مایشاء ویثبت" کی مختصر مگر جامع تفسیر فرمائی۔ اور نیز پیشگوئیوں کی مختلف اقسام محکمات و متشابہات وغیرہ کا بھی ذکر کیا۔ اور مشہور و معروف تاریخی واقعات کی مثالیں پیش کرکے اپنے بیان کو خوب واضح کیا۔ اس کے بعد جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی جوابی تقریر شروع کی اور کہنے لگے کہ معیار صداقت جو پیش کئے گئے ہیں۔ وہ سب کے سب غلط ہیں۔ مگر اس بیہودہ تعلی کے بعد انہوں نے اُن معیاروں کو غلط ثابت کرنے کی طرف رخ بھی نہ کیا۔ اور کہنے لگے اچھا میں مانتا ہوں کہ یہ معیار صداقت جو پیش کئے گئے ہیں۔ بالکل صحیح اور درست ہیں۔ مگر مجھے میرے سوالوں کا جواب دیا جاوے اس طرح انہوں نے بجائے ہمارے بیان کردہ مضمون کا جواب دینے کے اپنی طرف سے دس بارہ سوال پیش کر دئے۔ اس کے بعد تقریر کرنے کیلئے صرف پندرہ پندرہ منٹ کا وقت مقرر تھا۔ مولوی صاحب سے تو پہلے ہی ہماری باتوں کا کوئی جواب بن نہ پڑا تھا۔ بلکہ انہوں نے تو بجائے جواب دینے کے الٹا اپنی طرف سے چند سوالات یا اعتراضات پیش کر دئے تھے۔ جن کے لئے انہیں تو پندرہ منٹ کا عرصہ بہت کافی تھا۔ مگر صاف ظاہر ہے کہ سوالات کا کما حقہ جواب دینے کے لئے اتنا وقت بالکل کافی نہیں ہو سکتا۔ مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ ہمارے محترم مناظر نے اللہ تعالیٰ سے توفیق پاکر پندرہ منٹ کے عرصہ ہی میں مولوی صاحب کی پیش کردہ باتوں پر کافی روشنی ڈالدی اور ثابت کر دیا۔ کہ عصائے صداقت کے سامنے بطالت کی رسیاں کچھ حقیقت نہیں رکھ سکتیں۔

نماز عصر کے بعد مناظرہ کا دوسرا اجلاس شروع ہوا اور ۵ بجکر آٹھ منٹ پر ہمارے مناظر جناب خانصاحب نے دوسرے مضمون یعنی "صداقت حضرت مرزا صاحب" پر اپنی تقریر شروع کی۔ اور بیان کیا کہ

(۱) حضرت صاحبؑ کا بنیادی دعویٰ یہ ہے کہ چونکہ دنیا میں بغائت درجہ فسق و فجور بپا تھا۔ اس لئے اللہ نے ان کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور سنت اللہ اسی طرح سے واقع ہوئی ہے۔ کہ جب دنیا میں فسق و فجور حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنا رسول بھیجتا ہے جو رسمی۔ اخلاقی اور اعتقادی غرضیکہ ہر ایک قسم کے اختلافات کو مٹاتا ہے۔ اور اس کی جگہہ روحانی وحدت و یگانگت قائم کرتا ہے ✽

(۲) حدیث رسولؐ میں ہر صدی کے سر پر مجدد دین کے آنے کی جو پیشگوئی ہے۔ اس کے ماتحت حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ ہے۔ کہ ہم اس موجودہ صدی کے مجدد ہیں۔ اور آنحضرتؐ کے اتباع کے طفیل ہمیں نبوت کا مقام عطا کیا گیا ہے ۔

(۳) جیسے جسمانی انعامات میں سے بادشاہت سب سے اعلیٰ انعام ہے۔ اسی طرح روحانی انعامات میں سے نبوت سب سے اعلیٰ انعام ہے ۔

(۴) اہدنا الصراط المستقیم کی مشہور و معروف دعا ہمیں ایک منعم علیہ جماعت کے راستہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے ۔

(۵) یہ منعم علیہ جماعت بحکم آیہ کریمہ "ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین ج وحسن اولٰئک رفیقاً۔ ایسے لوگوں پر مشتمل ہے۔ جنہیں اول درجہ پر نبی ہونگے۔ دوسرے پر صدیق۔ تیسرے پر شہید اور چوتھے پر صالحین ۔

(۶) رسول کریم صلعم افضل الرسل ہیں۔ اسی طرح آپ کی امۃ خیر الامم۔ اور جب اسمیں صالحین شہداء اور صدیقین کا پایا جانا مسلم ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ اسمیں نبوت کا انعام پانیوالا کوئی پیدا نہ ہو۔ حالانکہ پہلی اُمتیں جو اُمت محمدیہ سے کم درجہ رکھتی تھیں۔ ان میں نبوت کا درجہ لوگوں کو برابر ملتا رہا ۔

(۷) نبوت کے مقام تک ترقی پانے سے روکنے کے لئے جو مسئلہ ختم نبوت کا پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے نہایت غلط معنے کئے جاتے ہیں۔ اور حضرت رسول کریمؐ نے لفظ "خاتم النبیین" کے وہ معنی ہرگز نہیں سمجھے یا کئے۔ جو بدقسمتی سے آجکل کئے جاتے ہیں۔ اور جن کی تائید کلام پاک کا سیاق و سباق مطلقاً نہیں کرتا ۔

(۸) قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا کہ اُمت محمدیہ معاذ اللّٰہ نبوت ایسے انعام سے محروم رکھی جائیگی۔ بلکہ متعدد مقامات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس امت میں نبی پیدا ہونگے ۔

اس کے ساتھ خان صاحب نے پُر اثر لہجہ میں سامعین کو متنبہ کیا۔ کہ دیکھو کسی نبی کی نبوت کے انکار میں وہی باتیں کہنا جو پہلے منکرین نے کہی تھیں۔ بڑی خطرناک بات ہے۔ اور خوف کا مقام ہے۔ اور پھر جب تم حضرت یوسف کی اُمت کے متعلق قرآن کریم میں پڑھتے ہو۔ حتیٰ اذا ہلک قلتم لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ احداً (یعنی حضرت یوسف کے فوت ہو جانے پر تم نے کہنا شروع کر دیا کہ بس اب اللہ تعالیٰ کسی کو نبی بنا کر نہیں بھیجیگا) اور نیز خود حضرت رسول کریم کے زمانہ مبارک میں ایک قوم کے متعلق دیکھتے ہو کہ انہم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللّٰہ احداً (یعنے انھوں نے بھی ایسا ہی خیال کیا۔ جیسا کہ تم نے خیال کیا کہ اب اللہ تعالیٰ کسی کو مبعوث نہیں کریگا) تو آپ اس سے عبرت حاصل کیوں نہیں کرتے۔ اور ایسے خطرناک خیال یا عقیدے کو ترک کیوں نہیں کرتے ۔

اس کے بعد آیت کریمہ یٰبنی اٰدم اما یاتینکم رسل منکم پیش کرکے بتایا کہ قرآن کریم کی رو سے اُمت محمدیہ میں نبوت برابر جاری ہے۔ اور آیت مذکورۃ الصدر سے پہلی آیت (یٰبنی اٰدم خذو زینتکم عند کل مسجد) سے ثابت کیا۔ کہ ان آیات میں لفظ بنی آدم سے حضرت رسول کریم کی اُمت مراد ہے نہ کہ اس سے قبل کی اُمتیں ۔

اس کے بعد آپ نے اُمت محمدیہ میں اجرائے نبوت کے ثبوت میں احادیث۔ ائمہ سلف کے اقوال اور بہت سے دیگر بزرگان دین کی تصانیف سے اسقدر حوالجات پیش کئے کہ جن کو بخوف طوالت ہم یہاں درج نہیں کر سکتے۔ اور عقل و نقل غرضیکہ ہر ایک ممکن ذریعہ سے روز روشن کی طرح یہ ثابت کر دیا۔ کہ اُمت محمدیہ میں بموجب آیہ کریمہ "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی" تشریعی نبوت چھوڑ کر رسول کریم کی اتباع میں نبوت کا دروازہ کھلا ہے اور کھلا رہیگا ۔

ختم نبوت کی غلط رکاوٹ کو دُور کر دینے کے بعد جناب خان صاحب نے حضرت مسیح موعود کی ذات بابرکات کو پیش کیا۔ اور بیان کیا کہ دیکھو (۱) حضرت صاحب کی دعویٰ نبوت سے پہلی زندگی ایسی ہی پاک اور مطہر تھی جیسی کہ ایک مدعی نبوت کی ہونی چاہیئے۔ اور آپ کے الہامات القائے شیطانی سے بالکل پاک ہوتے تھے۔ اور اس کے ثبوت میں رئیس المنکرین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی دو بڑی زبردست شہادتیں پڑھکر سنائیں۔ پھر فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب نے دنیا میں آکر خلق اللہ کی اصلاح کیلئے وہی کام کئے۔ جو دوسرے انبیاء علیہم السلام کرتے رہے ہے۔ یہاں تک تقریر کرنے پر وقت ختم ہو گیا ۔

اسکے بعد جناب مولوی صاحب اُٹھے۔ چھٹتے ہی بڑی تعلّی اور استہزاء کے ساتھ کہنے لگے کہ۔ جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ وہ سب بے تعلق ہیں۔ میں بڑا جرنیل ہوں میں کوئی رنگروٹ تھوڑا ہوں۔ اگر تم میرے پاس آکر یا ابراہیم کے پاس جاکر وہ پہنچنے رہتے۔ تو کبھی احمدی نہ ہوسکتے بلکہ۔ غالباً مولوی صاحب کو معلوم نہ تھا کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا ایک عرصہ دراز تک جناب خانصاحب کے ساتھ تعلق رہا۔ اور اس دوستانہ کے عرصہ ہی میں جناب خان صاحب کو احمدیت کی تحقیق کا شوق پیدا ہوا۔ اور جب وہ بالآخر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئے تو اس وقت بھی مولوی ابراہیم صاحب نے ان کو احمدیت سے لوٹانے کے لئے ایڑی چوٹی تک زور لگایا۔ مگر ناکام رہے۔ غرض جو کچھ ان کے منہ میں آتا تھا کہتے جاتے تھے ۔

بہت سی بے تعلق اور بے سرد پا باتیں بنا چکنے کے بعد بالآخر مولوی صاحب نے مشکوٰۃ شریف سے ایک حدیث سنائی۔ اور اس کا مطلب یہ بیان کیا کہ رسول کریمؐ کے بعد نبی کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس کے بعد حضرت صاحب کی تصنیف خطبہ الہامیہ سے ایک ناکمل حوالہ پڑھا۔ اور سامعین کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی کہ گویا (معاذ اللہ) خود حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریمؐ کے بعد کوئی نبی نہیں رہیگا کہ میرے بعد کوئی ولی نہیں ۔

آیہ کریمہ صراط الذین انعمت علیہم کے بالمقابل صراط اللّٰہ "الذی" کا جملہ پڑھ کر فرمانے لگے۔ تو اس طرح اللہ کے راستہ کی ہدایت طلب کرنے سے انسان کو خدا بن جانا چاہیئے اور اس کے بعد استہزاء کے طور پر کہنے لگے کہ شاید اسی لئے حضرت مرزا صاحب (۴) ایک خواب کی بنا پر (معاذ اللہ) خدا بن بیٹھے تھے حضرت علیہ کے قول خو بوا خاتم النبیین

ولا تقولوا لامتی لعبدی کے جواب میں کہا کہ یہ صرف ایک عائشہ کا قول ہے ہم اسے نہیں مانتے۔ اور پھر آیہ کریمہ "یزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ" کے ماتحت جو معیار صداقت پیش کیا گیا تھا اسکے جواب میں حضرت صاحب کی تالیفات شہادۃ القرآن وغیرہ میں سے وہ حوالجات پڑھکر سُنانے لگ گئے۔ جہاں حضرت صاحب نے اپنی جماعت کے دوستوں کی مزید اصلاح کیلئے انکو باہمی لڑائی جھگڑوں سے بچنے اور آپس میں محبت و پیار کے ساتھ رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ غرض اس تقریر میں مولویصاحب نے ناراستی، غلط بیانی، الحاق، واقعات کو توڑنے مروڑنے اور انکو دیدہ دانستہ غلط پیرایہ میں بیان کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد فریقین کیلئے صرف پندرہ پندرہ منٹ کا موقعہ تھا۔ جناب خانصاحب نے مولوی صاحب کو ایک نوجوان فہمایش کی کہ ایسی مجالس میں بیجا شیخی بگھارنا اور تحدی و تعلّی کی باتیں کرنا زیبا نہیں ہوا کرتا۔ اور پھر جو جو باتیں مولویصاحب نے قابل جواب بیان کی تھیں ان کا مختصر الفاظ میں جواب دیا اور مولویصاحب نے جو جو حوالے غلط پیرایہ میں نامکمل طور پر پڑھے تھے۔ انکو سامعین پر واضح کیا۔

اس مختصر تقریر کے جواب میں مولویصاحب بھی بہت باتیں نہ بنا سکے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تو خود مولویصاحب تھک چکے تھے دوسرے باتوں کا ذخیرہ بھی ختم ہو چکا تھا۔ اس کے بعد مجلس مناظرہ برخاست ہوئی۔ مولوی صاحب کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ ان تقریروں کا سلسلہ دوسرے روز علی الصبح پھر جاری کر دیا جاوے مولوی صاحب نے صبح پانچ بجے سے چھ بجے تک منظور کیا۔ انہی کے فریق نے کہا کہ اسوقت مناظرہ قائم ہونا ناممکن ہے تو فرمانے لگے پھر بعد کوئی وقت مقرر کر لو۔ مگر اس صورت میں مناظرہ پبلک ہوگا (رات کی طرح پرائیویٹ) مولویصاحب کے اس جواب سے سب لوگ سمجھ گئے کہ وہ اب زیادہ گفتگو کی تاب نہیں رکھتے۔

جلسہ گاہ سے واپس آکر نماز عشاء کے بعد مسجد اہلحدیث میں مولویصاحب نے ایک عام لیکچر دیا اور اسمیں اس بات پر خاص زور دیا کہ احمدی ہم میں سے لوگوں کو ایک ایک کر کے اسطرح لیجاتے ہیں جیسے بھیڑیا ریوڑ میں سے بکریوں کو ایک ایک کر کے لیجایا کرتا ہے۔ اور [illegible] کو بڑی تاکید کی کہ میری کتابیں خرید و خود پڑھو اور بیوی بچوں کو پڑھاؤ گویا مولوی صاحب کی یہ ساری کی ساری تقریر محض کتب فروشی کی غرض سے تھی اپنی مسجد کے احاطہ کے اندر

احمدیہ بُک ڈپو ایجنسی کے حصہ دار

اس سے پہلے میں احمدیہ بک ڈپو ایجنسی کے متعلق اخبار میں اعلان کر چکا ہوں۔ مگر بہت تھوڑے احباب نے اسکی تعمیل کی ہے۔ اب ذیل میں سب کے نام اور ان کے حصص اور ان کی طرف سے ادا شدہ رقم درج کر کے التماس کرتا ہوں کہ جس قدر جلدی ہو سکے۔ مجھے اطلاع دیں کہ :-

آیا کسی دوست کے حساب میں کہیں غلطی سے کم یا بیش رقم کا اندراج تو نہیں ہو گیا۔ ایک دوست کو شکایت ہوئی تھی۔ کہ ان کی ادا کردہ قسطوں میں سے ایک قسط درج نہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کسی اور کے نام سہواً درج ہو گئی ہو۔

یہ یاد رہے کہ جن کے حصے ابھی پورے نہیں انکی رقم اعلان شدہ شروط کے مطابق ڈیڑھ سال تک واپس نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی انہیں کسی نفع کا حق حاصل ہوگا۔ اسے اخیری اعلان سمجھیئے :-

نائب ناظر تالیف و اشاعت قادیان۔

نمبر شمار	اسمار گرامی حصہ داران	تعداد حصص	وصول شدہ رقم
۱	حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ	۱۵	۱۵۰۰
۲	حضرت اُم المومنین صاحبہ	۱	۱۰۰
۳	خانصاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ	۱۰	۱۰۰۰
۴	اہلیہ صاحبہ خان صاحب موصوف	۱	۱۰۰
۵	میاں عبد اللہ خان صاحب	۱	۱۰۰
۶	ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب	۵	۵۰۰
۷	چودھری حاکم علی صاحب	۴	۳۰۰
۸	شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی	۱	۱۰۰
۹	مرزا محمد اشرف صاحب محاسب	۱	۱۰۰
۱۰	میاں نظام الدین صاحب درزی	۱	۱۰۰
۱۱	منشی گوہر علی صاحب پٹواری نہر قادر پور [illegible]	۱	۱۰۰
۱۲	چودھری نصر اللہ خان صاحب	۵	۳۰۰
۱۳	منشی برکت علی خان صاحب دفتر محاسب	۱	۱۰۰
۱۴	مستری امام بخش صاحب ساکن راہوں	۱	۱۰۰
۱۵	چودھری علی محمد صاحب مہاجر قادیان	۱	۱۰۰
۱۶	قاضی عبد اللہ صاحب	۱	۲۵
۱۷	شہزادہ عبد المجید صاحب	۲	۲۰۰
۱۸	ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	۳	۲۱۰
۱۹	شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم	۲۰	۲۰۰۰
۲۰	چودھری بشیر احمد صاحب	۱	۱۰۰
۲۱	نیاز محمد صاحب کراچی	۳	۳۰۰
۲۲	جنرل اوصاف علیخان صاحب	۲	۲۰۰
۲۳	منشی محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹ	۲	۲۰۰
۲۴	میر مُرید احمد صاحب خیر پور سندھ	۲	۲۰۰
۲۵	ماسٹر خیر الدین صاحب بالا گھاٹ	۵	۵۰۰
۲۶	میاں ابراہیم صاحب لاہور	۱	۱۰۰
۲۷	حکیم عطار محمد صاحب ہرسیاں	۲	۲۰۰
۲۸	چودھری نور الدین صاحب	۱	۱۰۰
۲۹	اہلیہ گلاب خان صاحب کرنال	۱	۱۰۰
۳۰	ڈاکٹر محمد عمر صاحب	۲	۲۰۰
۳۱	بابو عبد الحمید صاحب لاہور	۱	۱۰۰
۳۲	ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کوہاٹ	۱	۱۰۰
۳۳	شیخ فضل کریم صاحب حیدر آباد دکن	۳	۲۵۰
۳۴	محمد عبد اللہ صاحب سنوری	۱	۹۴
۳۵	شیخ فضل حق صاحب بٹالہ	۲	۲۰۰
۳۶	چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر	۲	۲۰۰
۳۷	حافظ سید محمد اسحٰق صاحب	۱	۱۰۰
۳۸	محمد امین فضل کریم صاحبان کلکتہ	۱	۱۰۰
۳۹	حکیم محمد ابو طاہر صاحب کلکتہ	۲	۲۰۰
۴۰	محمد صدیق صاحب کلکتہ	۱	۱۰۰
۴۱	چودھری ابو الہاشم صاحب	۲	۵۰
۴۲	مولوی محمد عیسیٰ صاحب وکیل کلکتہ	۱	۱۰۰
۴۳	اہلیہ منشی شریف احمد صاحب فیروز پور	۱	۱۰۰
۴۴	مبارکہ بیگم دختر منشی شریف احمد صاحب	۱	۱۰۰
۴۵	منشی الٰہی بخش صاحب فیروز پور	۱	۱۰۰
۴۶	عبد المجید صاحب سلطانپور	۱	۲۵
۴۷	سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب	۱۰	۷۵۰

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے پرچہ کے فائل احباب جماعت احمدیہ محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ایک ایک پرچہ دس دس بیس بیس آدمی دیکھتے ہیں اس لئے اسکی اشاعت بہت بڑی اشاعت ہے۔ نیک نیت مشتہروں کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ نرخ حسب ذیل ہے۔ جو عنقریب بڑھا دیا جائیگا۔

مدت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴۸ بار	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۲۶	۲۲
۲۴ بار	۱۰۵	۵۴	۳۸	۱۴	۱۲
۱۲ بار	۵۵	۳۰	۲۰	۸	۷
۴ بار	۲۲	۱۲	۸	۴	۳
۲ بار	۱۲	۷	۵	۲½	۲
۱ بار	۷	۴	۳	۱½	۱

ضمیمہ دو صفحہ بالمقطع دس روپیہ۔ فی سطر ۳/
(مینیجر الفضل قادیان)

مکتوبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
بنام
مولوی عبداللہ صاحب سنوری

دقائق و معارف سے بھرے ہوئے خطوط جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے تھے۔ اب عمدہ کر کے چھپوائے گئے ہیں۔ احباب اس کی ایک ایک کاپی ضرور منگوالیں ۶/

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت مسیح موعودؑ کے دو پر معارف لیکچر جسمیں نماز روزہ حج زکوٰۃ کی فلاسفی اور صداقت مسیح موعودؑ پر مفصل بیان ہے۔ قیمت ۴/

دینیات احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں سے چھوٹے چھوٹے اسباق بچوں کیلئے منتخب کر کے شائع کئے گئے ہیں قیمت ۲/

بحر العرفان حضرت مسیح موعودؑ کی لطیف تقریروں کا مجموعہ جسمیں دعا کی قبولیت کے طریق ذریعے اور نتیجے بیان ہوئے ہیں ۶/

سلسلہ احمدیہ کی مکمل فہرست اور جدید فہرست
چھپ کر طیار ہے احباب جلد منگالیں!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت
پر
ایک پرانے مخالف کی زبردست شہادت

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت اقدس کی کتاب اور زندگی پر ایک مبسوط ریویو لکھا۔ جسکو افادہ عام کی خاطر الگ صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

سلسلہ احمدیہ کی کتب منگانے کا مختصر پتہ

کتاب گھر قادیان

تجرید بخاری

"صحیح بخاری" اصح الکتب بعد کلام اللہ تسلیم کی جاتی ہے۔ مگر امام بخاریؒ نے شہرت روایت کے ثبوت میں ہر مضمون کی کئی کئی نامکمل و ناتمام حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ پھر عن فلاں وعن فلاں کی ترکیب نے کتاب کو اور بھی طویل کر دیا ہے۔ جس سے اختلاف وقت اور پریشانی لازمی ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ کہ نویں صدی ہجری میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی نے بکمال محنت پہلے تو بخاری کی مستند متصل حدیثوں کو یکجا کیا۔ اور پھر ان میں سے بھی ہر ایک مضمون کی طرف ایک ایک ایسی جامع اور حاوی حدیث انتخاب فرمائی کہ پھر کسی دوسری کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ علمائے عرب و شام نے مصنف کو اس کی سندیں عطا فرمائیں۔ اسی دریا بکوزہ عربی تجرید البخاری (مطبوعہ مصر) کا یہ سلیس اردو ترجمہ اعلیٰ ڈبل کاغذ پر چھپایا گیا ہے۔ جسے دیکھکر ظاہر بینوں کو حیرت ہو جاتی ہے۔ کہ اتنی بڑی کتاب کا اتنا مختصر انتخاب علاوہ کلام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بے بہا تحفہ ہے حجم سوا پانچسو صفحہ۔ قیمت ۵ر محصولڈاک ۸ر

دیوان فیضی فیاضی

ملک الشعرائے دربار اکبری کا کلام بلاغت نظام جو ایک پرانے نسخہ سے بعد تصحیح چھاپا گیا ہے۔ حکمت و تصوف کا دریا جس کے ہر شعر پر وجد ہو جائے۔ حجم سوا سو صفحہ مجلد قیمت عہ ر محصولڈاک ۱ر

ملنے کا پتہ:- مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز متصل کٹڑہ ولی شاہ لاہور

الخطبہ

ہمارے پاس چند لڑکیوں کشمیری۔ پٹھان اور مغل قوم کی لڑکیوں کے رشتوں کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں ہر پیشہ مندرجہ بالا اقوام کے معزز اور تعلیم یافتہ تاجر یا ملازمت پیشہ احباب کی درخواستیں معہ اپنی تفصیلی حالات کے دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

مع سلم خشت پختہ

۵ جولائی ۲۲ء کے اندر اندر بقدر ضرورت سولہ روپیہ فی ہزار کی شرح سے روپیہ پیشگی دفتر ہی سب میں جمع کرادیں ماہ نومبر ۲۲ء میں خشت درجہ اول (۹ × ۴ ½ × ۲ ¾) بشمولیت فیصدی دس خشت ناقص دیدی جاویگی۔ اور جو صاحب اگست کے اندر اندر روپیہ بھیجینگے ان کو ماہ دسمبر ۲۲ء کے اندر اندر خشت دیجاویگی۔ المشتہر

عبدالرحمٰن ٹھیکیدار کبھٹہ۔ قادیان پنجاب

میں اپنا مکان فروخت کرتا ہوں

مجبوری کی وجہ سے اپنا مکان فروخت کرتا ہوں۔ جو بورڈنگ ہائی سکول بالمقابل شرقی رخ دارالفضل میں بر لب سڑک کلاں ۵۰۰ مربع گز زمین ہے۔ چار کوٹھریاں دو کمرے بڑے بڑے ہیں۔ جو ۲۸ فٹ طول اور ۱۳ فٹ عرض کے ہیں۔ باورچیخانہ۔ غسل خانہ سب ضروریات موجود ہیں باہر سے پختہ ہے اندر سے کچھ خام قیمت کا تصفیہ بالمشافہ مل کر کرلیں۔ یا اپنے کسی دوست قادیان میں رہنے والے کی معرفت۔ خط دکتابت سے معاف رکھیں۔

سید عزیز الرحمٰن عزیز ہوٹل قادیان پنجاب

مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی

مع اضافہ و ترمیم چھپ گئی ہے جلد منگوا لیجئے۔

دوستو مبارک ہو

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی مہربانی و عنایت سے آپ کی دیرینہ خواہش بر آئی۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چار نادر اور بیش بہا کتابوں کے شائع کرنے کی اجازت مل گئی۔ یہ وہ کتابیں ہیں جنہیں دوست کافی سے زیادہ رقم پیش کرنے پر بھی حاصل نہ کرسکتے تھے مگر اب معمولی قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں

یعنی

منن الرحمٰن	قیمت	۱۲ /
البلاغ } فریاد درد	"	۸ /
تجلیات الٰہیہ	"	۱ /
ترغیب المومنین	"	۳ /

یہ وہ کتابیں ہیں جو ہماری یا کسی اور کی تعریف کی محتاج نہیں۔ کیونکہ یہ خدا کے فرستادہ سلطان القلم کی تصنیف ہیں۔ اس لئے ہم اس سادہ اعلان پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ خواہشمند احباب اس علمی ذخیرہ کو جس کے وہ مدت مدید سے خواہاں تھے جلد سے جلد منگوا لینگے۔ لیکن جن دوستوں کی درخواستیں پہلے آئینگی انہی کی تعمیل ہو سکیگی۔ کیونکہ ان کتابوں کی تعداد تھوڑی ہے۔ درخواستیں آنے کا پتہ۔

مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

هو الشافی

تریاق چشم تازہ

۱۲/

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم ککروں کو زائل کرتا۔ سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کرکے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں خواہ پیپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے نکلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا آنکھوں کے چھپر گل گئے ہوں۔ یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا ککروں کی وجہ سے آنکھوں میں آشوب یا زخم ہو گئے ہوں اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار (بوجہ ککروں) چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں۔ تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ اس کے اجزا نہایت لطیف اور نایاب ہیں۔ اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی قلیل مقدار میں۔

تریاق چشم کی تصدیق ہم اس سے پیشتر کئی بار بذریعہ اخبار الفضل ایڈیٹران اخبار نور و رسالہ تشحیذ الاذہان و ڈاکٹران یعنی سب اسسٹنٹ سرجنان و خانبہادر سول سرجن بہادر۔ وکلا۔ معززین گرگوٹھاں و سرکاری ملازمان یعنی انسپکٹران پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ و مجسٹریٹان و تاجران و دیگر معززین کے سارٹیفکٹوں سے درج اخبار مذکور کرکے پبلک پر ظاہر کر چکے ہیں۔ تریاق چشم کا ہر گھر میں حفظ ماتقدم کے طور پر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ خصوصاً موسم گرما میں تو شیر خوار بچوں کی آنکھیں آ جاتی ہیں (دکھنے آ جاتی ہیں)۔ قیمت تریاق چشم فی تولہ ۱۲/ علاوہ محصولڈاک موازی ۸/ بذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم ساکن گڑھی شاہ ضلع گجرات (پنجاب)

ہندوستان کی خبریں

طلباء کے مجمع میں مسٹر جناح کی تقریر

طلباء کے ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے بمبئی میں مسٹر ایم - اے جناح نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ نوجوانان ہندوستان کو نہایت صاف اور صریح طور پر سمجھ لینا چاہئے - کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے - آپ نے نہایت زوردار الفاظ میں کہا کہ طلبا کالجوں اور سکولوں میں سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں جائیں کیونکہ تمام مکاتب جمہور کے روپے سے بنائے گئے ہیں طلبا ہونے کی حیثیت میں انہیں غلام نہیں ہونا چاہیئے بلکہ انہیں آزاد اور محب وطن بننا چاہیئے - ترک موالات کے متعلق کہا کہ یہ تحریک انقلاب انگیز اور باغیانہ ہے آپ نے ڈنکے کی چوٹ کہا کہ تحریک ترک موالات ناقابل عمل ہے - اور کامیاب نہیں ہو سکتی -

فسادات بمبئی کے نقصان کا معاوضہ

بمبئی - ۳ر جولائی بمبئی میں نومبر کے مہینے میں جو فسادات ہوئے تھے ان کے سلسلہ میں چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو اڑھائی سو سے زائد درخواستیں گذری تھیں جن میں تقریباً ۲۳ لاکھ ۶۹ ہزار روپیہ کے نقصان کا دعویٰ کیا گیا تھا - عدالت نے ۶ لاکھ ۳۴ ہزار روپے معاوضہ دئیے جانے کے احکام صادر کئے -

مسٹر گاندھی کی زندانی زندگی

بمبئی - ۳ر جولائی - مسٹر متھرا داس - یرواڈا جیل میں مسٹر گاندھی کی ملاقات کو گئے تھے ان کا بیان ہے کہ مسٹر گاندھی کو کسی خاص بیماری کی شکایت نہیں - لکھنے کا سب سامان ان کے پاس موجود ہے لیکن ان کے خطوط سنسر کئے جاتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کسی قابل اعتراض فقرہ کو حذف کر دیں - تو وہ اس سے انکار کر دیتے ہیں - اور آپ روزانہ تین گھنٹے سوت کاتتے اور لٹریچر پڑھتے ہیں -

جہازی قلیوں کی ہڑتال کا خاتمہ

کلکتہ - ۴ر جولائی - سٹوڈور قلیوں کی ہڑتال جسکو ایک مہینہ ہوتا ہے - تقریباً ختم ہو گئی ہے - تمام ملازم کام پر واپس آ گئے ہیں -

حکومت ہند کا قرضہ

شملہ - ۵ر جولائی - حکومت ہند نے قرضہ کا جو اعلان کیا تھا - اس کے افتتاحی دن ۳ر جولائی کو ہی ۱۰،۰۸،۱۹،۴۰۰ روپے وصول ہو گئے -

بندرگاہ کراچی کی درآمد برآمد

کراچی - ۴ر جولائی ہفتہ مختتمہ ۳۰ر جون میں بندرگاہ کراچی میں ۱۱۳۸۸ ٹن کی درآمد اور ۱۹۸۶ ٹن کی برآمد ہوئی -

ایک رکن خلافت کی محفل رقص میں شرکت

ہفتہ و اتوار کی درمیانی شب کو کٹڑہ موتی لال امرتسر میں ایک محفل رقص و سرود منعقد کی گئی جس میں شہر کی دو مشہور طوائفیں غنیہ بلائی گئی تھیں - اس میں مقامی مجلس خلافت کے ایک معزز ترین رکن اور میونسپل کمیٹی کے مشہور قدر ممبر بھی شامل تھے -

کلکتہ میں سیلاب عظیم

کلکتہ - ۴ر جولائی - آج شب کو آٹھ اور گیارہ بجے کے درمیان ایک ایسا سیلاب عظیم آیا - جیسا اس سے قبل دیکھنے میں نہیں آیا تھا - سڑکوں اور گذرگاہوں پر گھٹنوں تک پانی بہہ رہا تھا - مکانات میں بھی پانی بھر گیا تھا -

ریلوے مالگودام میں چور کی ہلاکت

فیروزپور - ۳ر جولائی - ہفتہ کی شب کو فیروزپور شہر کے مال گودام پر تقریباً گیارہ چوروں نے حملہ کیا اور غلہ کی بوریاں اٹھا کر لے جانے کی کوشش کی - ریلوے پولیس نے چوروں پر فائر کئے - ایک چور مارا گیا لیکن دیگر چور اسے اپنے ہمراہ لے گئے -

انجمن تحقیقات سول نافرمانی

لاہور - ۴ر جولائی - انجمن تحقیقات سول نافرمانی کے روبرو علاوہ اوروں کے سردار مہتاب سنگھ سابق ڈپٹی پریذیڈنٹ مجلس وضع قوانین پنجاب حال ممبر گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور پنڈت رام بھجدت نے شہادت دی -

اہل پنجاب پر زیادہ مظالم ہونے کی دعا

لاہور - ۴ر جولائی جلسہ عام میں پنڈت موتی لال نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تحقیقات کے دوران میں لاہور آ کر انہیں یہ سنکر سخت تکلیف ہوئی ہے - کہ پنجاب میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار نہیں - اگر اہل پنجاب اب بھی ایک دوسرے سے متنفر رہے تو خدا کرے - اب تک جو تشدد ان پر ہوتا رہا - اس سے کہیں زیادہ ان پر سخت مظالم ہوں -

مالوی جی کے بیٹے اور بھتیجے کی رہائی

لکھنؤ - ۵ر جولائی - پنڈت کرشن کانت مالویہ اور پنڈت گووند مالویہ جیل سے رہائی کے بعد الہ آباد پہنچ گئے ہیں -

چھ اور پلٹنیں توڑ دی گئیں

شملہ - ۶ر جولائی - ایک خاص فوجی حکم میں تیسری اور چوتھی پلٹن (نو سپلیپرز) چھٹی پلٹن (وورسٹر شائر رجمنٹ) چوتھی پلٹن (رائل سسکیس رجمنٹ) تیسری اور چھٹی پلٹن (رائفل بریگیڈ) کے توڑ دئے جانے کا اعلان ہوا ہے -

گورنمنٹ یو پی کی توسیع میعاد کا ریزولیوشن

لکھنؤ - ۶ر جولائی معلوم ہوا ہے - صوبہ جات متحدہ کی مجلس قوانین کے چار غیر سرکاری ممبروں نے سر ہارکورٹ بٹلر کی توسیع میعاد کے ریزولیوشن بھیجے ہیں -

زمیندار پر نیا مقدمہ چلنے کی افواہ

"مسلم آؤٹ لک" رقمطراز ہے - کہ افواہ ہے کہ حکومت پنجاب "زمیندار" کے مدیر طابع اور ناشر کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

غیر ممالک کی خبریں

داماد فرید پاشا کے ارادے

بمبئی ۲۹ر جون۔ خلافت کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہمیں پیرس سے ایک باوثوق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ قسطنطنیہ کی سیاسی ترکی جماعت جو آزاد اتحادیوں کے نام سے موسوم ہے اپنے سرغنہ داماد فرید علی کمال محمد علی کی زیر ہدایت مصر میں ایک کتاب شائع کرنے کی تجویز کر رہی ہے جس کا نام خلافت اور اناطولیہ ہوگا۔ اس کتاب میں یہ لوگ اس امر کا یقین دلانے کی کوشش کریں گے کہ انگورہ کی حکومت علیہ خلیفہ کی جانی دشمن ہے۔ اور یہ حکومت خلیفہ اور اسلام کی حکمت عملی کے خلاف کام کر رہی ہے۔

آئرلینڈ میں خونریزیاں

لندن یکم جولائی۔ افواج جمہوریہ کے رئیس عملہ نے ایک فوجی حکم جاری کیا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آغاز جنگ کے وقت سے اب تک کل نقصانات ۴۰ مقتولین اور ۱۸۰ مجروحین پر مشتمل ہے۔ تین سو کے قریب بے قاعدہ سپاہی گرفتار کر لئے گئے ہیں جو کل باغی افواج مقیم ڈبلن کا تیسرا حصہ خیال کئے جاتے ہیں۔

باغیوں کی ناکہ بندی

لندن ۴ر جولائی۔ ڈبلن کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بہت کچھ ترقی ہو رہی ہے۔ وسطی اضلاع کے تمام اہم شہروں پر اسوقت فری سٹیٹ افواج کا قبضہ ہے۔ بے قاعدہ سپاہیوں نے سڑکوں میں جمع ہو کر سرنگیں نکالی تھیں۔ اور آس پاس خندقیں کھود لی تھیں۔

فلسطین میں برطانی حکمت عملی

لندن ۲ر جولائی۔ سرکاری طور پر فلسطین کے متعلق برطانیہ کی حکمت عملی کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت اپنے اعلان مجریہ نومبر ۱۹۱۷ء کی پھر تصدیق کرتی ہے۔ جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ فلسطین میں یہودیوں کو مذہبی وطن دیا جائیگا۔ وہاں یہودی ہی رہیں گے۔ لیکن حکومت اس ملک کو اس طرح یہودیوں کا وطن بنانے کا ارادہ نہیں کریگی جس طرح انگلستان انگریزوں کا ملک ہے۔

فلسطین کے اسلامی معبد خطرہ میں

قاہرہ ۳ر جولائی۔ مسلم کرسچین ایسوسی ایشن نے فلسطین کے جو پانچ نہایت ہی معتبر مسلمان منتخب کئے تھے وہ مکہ معظمہ جانے کی غرض سے قاہرہ میں پہونچ گئے ہیں۔ اس قافلہ کا رئیس شیخ عبدالقادر المسافر ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ فلسطین کے اسلامی معبد یہودیوں کی سیاسی برتری کی وجہ سے جس کی دھمکی دی جا رہی ہے۔ خطرہ میں ہیں۔

فرانسیسی دستہ کی سیاحت عالم

مارسیلز ۳ر جولائی۔ امیر البحر گالی ۱۰ر جولائی کو ۹ ماہ کیلئے سفر جہاز پر سیاحت عالم کے لئے روانہ ہونگے۔ اور مفصلہ ذیل مقامات کا معائنہ کرینگے پورٹ سعید۔ جبوتی۔ ٹاماٹاو۔ ری یونین۔ آسٹریلیا۔ نیوزیلینڈ۔ نیو کیلیڈونیا۔ جاپان۔ چین۔ ہند چینی اور سویز۔

لارڈ کرزن کے مکان پر پہرہ

سر ہنری ولسن کی موت سے انگلستان اور فرانس میں بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ لارڈ کرزن کے مکان پر مسلح پولیس پہرہ دے رہی ہے۔

جرمن وزیر خارجہ کے قتل کے متعلق گرفتاریاں

برلن ۲۹ر جون۔ ڈاکٹر راتھنا جرمن وزیر خارجہ کے متعلق ۵۰ گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں جن میں ایک شخص مسمی گونتھیر بھی شامل ہے۔ جس کے بارہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ اسی شخص نے طریق قتل کی داغ بیل ڈالی تھی۔

ڈی ولیرا کے فرار کی افواہ

لندن ۴ر جولائی۔ فری سٹیٹ افواج باغیوں کے استحکامات کے قریب ہوتی جا رہی ہیں۔ سیکول بازار اب ساقط ہو گیا۔ باقی ماندہ باغیوں کا اندازہ پانچسو کیا جاتا ہے۔ افواہ ہے کہ ڈی ولیرا فرار ہو گیا ہے۔

فری سٹیٹ نرغہ میں

گلیارن بارکوں کی فری سٹیٹ افواج کے ساتھ ایک غیر معمولی حادثہ پیش آیا۔ بے قاعدہ سپاہیوں نے اور السٹر کے خاص سپاہیوں نے مختلف اطراف سے ایک ہی وقت میں انپر حملہ کر دیا۔ چنانچہ انکو مجبوراً اس مخلوط فوج کے آگے سرنگوں ہونا پڑا۔

امریکہ کی ایک ریل گاڑی الٹ گئی

نیویارک ۳ر جولائی۔ سیر و تفریح کرنے والوں سے بھری ہوئی ایک ایکسپریس گاڑی ۶۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہی تھی کہ ونسو کے مقام اتصال پر کانٹا بدلنا بھول گئی اور گر پڑی۔ ۹ آدمی ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے ہیں۔

مانچسٹر کی حالت میں ترقی

لندن ۳ر جولائی۔ مانچسٹر کے ایوان تجارت کے ششماہی جلسہ میں صدر نے کہا کہ تجارت کی حالت عام طور پر ترقی پذیر ہے۔ لنکا شائر کی اسوقت ۸۰ اور ۹۰ فیصدی کے درمیان کپڑا بننے کی مشینیں کام کر رہی ہیں۔ صدر نے کہا کہ کپڑے کی صنعت کو خطرہ یہ ہے کہ کہیں خام روئی کم نہ ہو جائے۔

ڈاکٹر مچل جان کی بریت

لیپزک ۴ر جولائی۔ عدالت عالیہ نے برلن کے ڈاکٹر مچل جان کو بری کر دیا ہے۔ جن پر یہ الزام تھا۔ کہ انہوں نے جرمنی کے ہسپتالوں میں فرانسیسی اسیران جنگ کے ساتھ بدسلوکی روا رکھی تھی۔

برطانیہ کے محاصل گھٹ گئے ہیں

لندن ۳۰ر جون۔ برطانیہ عظمیٰ کے سرکاری محاصل گزشتہ ۳ ماہ میں ۶۰ لاکھ پونڈ گھٹ گئے۔ اگرچہ بحری محاصل میں اضافہ ہو گیا ہے۔

مسٹر چرچل کی تنخواہ کم کرنے کی تحریک

لندن ۴ر جولائی۔ فلسطین کی حکمبرداری پر حملہ کرتے اور روٹن

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا